عبدالقیوم ان کا معاون تھا۔ یہاں کشمیری بکروالوں نے ان کی خدمت اور رہنمائی کی۔

06-08-65 انڈین آرمی کو کمانڈوؤں کی موجودگی کا علم ہو گیا اور وہ جنگل میں حملہ کرنے آئے، کمانڈوز بھی تیار تھے معرکے میں 12 ہندو فوجی مرے، کچھ اسلحہ ہاتھ لگا۔ سری نگر پہنچ کر کمانڈوؤں نے اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ اس دوران انہوں نے سری نگر ائرپورٹ پر بھی حملہ کر دیا۔

08-08-65 ایک کمانڈو گروپ نے حملہ کر کے D.I.G سمیت کئی پولیس افسران کو ہلاک کر دیا۔

08-08-65 مقبوضہ کشمیر میں انقلابی کونسل قائم ہوئی۔

''صدائے کشمیر'' کے نام سے ایک خفیہ ریڈیو سٹیشن نے کام شروع کر دیا۔

09-08-65 مقبوضہ کشمیر میں جنگ آزادی شروع ہوئی۔ بھارتی حکومت نے بغاوت دبانے کے لئے فوج بھیجی۔

10-08-65 کشمیری مجاہدین سری نگر کے قریب پہنچ گئے۔ جموں اور سری نگر کی رابطہ سڑک کٹ گئی۔

13-08-65 دو کمپنیوں نے بھارتی فوج کے بریگیڈئر ہیڈ کوارٹر پر شب خون مارا۔ پھر کچھ کمانڈو سری نگر خانقاہ میں داخل ہو گئے۔ رات بھر مقابلہ کے بعد صبح بھارتیوں نے خانقاہ کو جلا دیا۔ پھر سری نگر ائرپورٹ کے اردگرد مسلمانوں کے کئی گاؤں نذر آتش کر دیے۔

مقبوضہ کشمیر کی حکومت نے پاکستانی گوریلوں کی نشاندہی پر فی کس پانچ پانچ سو روپے انعام کا اعلان کیا لیکن 1,00,000 بھارتی فوج صرف چند ایک کمانڈوں کو گرفتار کر سکی۔ یہ کمانڈو ایک ہفتے کے لئے گئے تھے، لیکن یہ آپریشن دو ماہ جاری رہا۔ پھر اکثر کمانڈو بحفاظت وطن واپس لوٹے۔

14-08-65 مجاہدین نے سری نگر کی پولیس لائن، ہوائی اڈے اور ریڈیو سٹیشن پر حملے کئے۔ بھارت نے اعلان کیا کہ پاکستان نے کشمیر پر منظم حملہ کیا ہے۔

بہر حال آپریشن جبرالٹر 1962ء کی عظیم ترین کوتاہی کا کفارہ ثابت نہ ہو سکا۔

21-08-65 کشمیر میں جگہ جگہ جھڑپوں، حملوں اور آتش زنی کے واقعات ہونے لگے۔

22-08-65 روس نے بھارت کو 4 آبدوزیں دیں۔

23-27-08-65 پونچھ اور مینڈھر سیکٹر میں جنگ ہوئی۔ مجاہدین آزادی نے چھمب پر زوردار حملہ کیا۔

28-08-65 پاکستان بھر میں یوم کشمیر منایا گیا اور مجاہدین آزادی کی زبردست حمایت کرنے کا اعلان کیا گیا۔

31-08-65 درہ حاجی پیر پر جنگ ہوئی، جس میں 250 بھارتی فوجی ہلاک ہوئے۔

............☆☆☆☆..................

قرآن کریم واحد الہامی کتاب ہے جو محفوظ ہے

عبدالرحیم روزی

قرآن کریم، جہاں تمام مسلمانوں کیلئے خصوصا اور نوع انسانیت کیلئے عموما فلاح اور رشد و ہدایت کا واحد جگمگاتا چراغ ہے، اپنے تو اپنے، بیگانے بھی اس کے محفوظ ہونے میں شک نہیں کرتے، وہاں وقتا فوقتا ماضی سے لیکر حال تک دشمنانِ اسلام اس کے من جانب اللہ ہونے اور محفوظ ہونے میں شکوک وشبہات پیدا کرکے اس کی روحانیت اور معنویت کو کمزور قرار دینے میں مصروفِ عمل ہیں۔ اسی حوالے سے بحیثیت مسلمان قرآن مجید کے ماننے والے ہر شخص پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس کا دفاع کرے۔ اسی فریضے کو محسوس کرتے ہوئے زیر نظر مقالہ معرض تحریر میں لایا جا رہا ہے۔ وباللہ التوفیق

اللہ تعالی نے اس وسیع وعریض کرہ ارض کو تخلیق فرمانے کے بعد اس کو آباد و شاداب رکھنے کیلئے انسان اور دیگر مخلوقات کو پیدا فرمایا، اسی انسان کو اس خطہ ارض کا مخدوم اور دیگر مخلوق کو خادم بنایا۔ ان کی بقاؤ سالمیت کیلئے ہمہ قسم کی سہولتیں مہیا کیں اور وسائل مسخر کردیے۔ لیکن محض اس بقعہ ارض کو آباد کرنا بنیادی مقصد نہیں تھا، بلکہ اپنی بندگی اور طاعت گزاری تھی ﴿**وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون**۝﴾ (الذاریات:٥٦)
''میں نے جن وانس کو صرف اپنی بندگی کیلئے پیدا کیا ہے''۔

دراصل یہ عالمِ فانی ایک عالمِ جاودانی کی تیاری کیلئے بنائی گئی ہے، اسی مطمح نظر سے وقتا فوقتاً اپنے ایلچی انبیائے کرام علیہم السلام بطور گائیڈ بھیجتے رہے۔ انسانی امت کی اصلاح کیلئے اپنا کلام اتارتے رہے۔ یہ کلام اور پیغام انسانی زندگی کا رخ درست رکھنے میں بڑا معاون ومددگار ثابت ہوتا تھا۔ ان کلاموں کے مجموعوں کو آسمانی یا الہامی کتابیں کہتے ہیں۔ قرآن کریم کے فراہم کردہ معلومات کے مطابق ان میں سے قابل ذکر صحف ابراہیم، توارۃ، انجیل، زبور اور قرآن مجید ہیں۔

سوائے قرآن مجید کے باقی الہامی کتب کو ان کتابوں کے ماننے والوں کے ہاتھوں بہت ہی ہیرا پھیری کا سامنا کرنا پڑا، اور بقول سید ابوالحسن علی ندوی ''اس میں عوام کے مشہور اور مقبول عقائد ونظریات شامل ہوگئے'' (مطالعہ قرآن:٥٤)

اس تغیر وتحریف کا نتیجہ یہ ہوا کہ انہی مذاہب کے محققین کو کہنا پڑا کہ یہ الہامی کتابیں اپنے نزول کے وقت کا اعتماد واعتبار اب کھو چکی ہیں۔ اور الہامی وغیر الہامی الفاظ میں تمیز ناممکن ہوگیا ہے۔

بعض نکتہ داں علمائے اسلام کے مطابق ان کتابوں میں چور دروازے سے آنے کا موقع صرف اس لئے مل سکا کہ ان انبیائے کرام کی وفات کے بعد رسول اللہ ﷺ کو بطور خاتم المرسلین سب سے آخر میں آنا تھا اور آپ کی کتاب کو ہی زندہ جاوید رہنا تھا۔ اس لئے اس کی تمہید کے طور پر اللہ تعالی نے کتب سابقہ کے تحفظ کی گارنٹی نہیں دی۔ تاکہ دنیا میں صرف اور صرف قرآن کریم ہی کا راج اور حکم چلے۔

اب جس طرح رسول اکرم ﷺ ایک عالمگیر رسول ہیں، اسی طرح آپ پر اتاری گئی کتاب بھی آفاقی اور پوری انسانیت کیلئے دستور حیات ہے۔

قرآن مجید کی حفاظت کی گارنٹی:

اللہ تعالی نے قرآن مجید کی تازگی برقرار رکھنے اور انسانی دست اندازی سے محفوظ رکھنے کی گارنٹی دی ہے۔ قرآن مجید سے اس کے کچھ دلائل یہ ہیں:

1۔ ﴿**ذلک الکتاب لاریب فیه**﴾ ''اس کتاب میں شک کی کوئی گنجائش نہیں'' یعنی اس عظیم الشان کتاب میں کسی حوالے سے بھی شک وتردد کیلئے گنجائش نہیں۔

علامہ بیضاوی فرماتے ہیں کہ: ''یہ قرآن مجید واضح، اس کے دلائل روشن ہونے کی وجہ سے غور وفکر کے بعد کوئی عقلمند اس بات میں شک نہیں کرتا کہ یہ وحی الہی ہے اور اعجاز کی انتہا کو پہنچا ہوا ہے۔'' (تفسیر بیضاوی زیر تفسیر آیت:۱)

2۔ ﴿**و ما کان هذا القرآن أن یفتری من دون الله و لکن تصدیق الذی بین یدیه و تفصیل الکتاب لا ریب فیه من رب العالمین ۞**﴾ (یونس:۳۷) ''اور یہ قرآن ایسا نہیں کہ اللہ کے سوا کوئی اس کو اپنی طرف سے بنالائے۔ بلکہ یہ اس سے پہلے کی تصدیق کرتا ہے اور انہی کتابوں کی تفصیل ہے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔''

3۔ ﴿**ام یقولون افتراه قل فأتوا بسورة مثله وادعوا من استطعتم من دون الله ان کنتم صادقین ۞**﴾ (یونس:۳۸) ''کیا یہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس محمد ﷺ نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے۔ آپ کہہ دیجئے کہ اگر تم سچے ہو تو تم بھی اس طرح کی ایک سورت بنا لاؤ اور اللہ تعالی کے سوا جن جن کو تم بلاسکو بلالو''۔

4۔ ﴿**ان الذین کفروا بالذکر لما جاء هم و انه لکتاب عزیز ۞ لا یأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه تنزیل من حکیم حمید ۞**﴾ (حم سجدہ:۴۱۔۴۲) ''جن لوگوں نے نصیحت (قرآن) کو نہ مانا، جب وہ ان کے پاس آئی، اور یہ تو ایک عالی رتبہ کتاب ہے، اس پر جھوٹ کا دخل نہ آگے سے ہوسکتا ہے نہ پیچھے سے۔ حکمت والے اور خوبیوں والے کی

طرف سے اتاری گئی ہے''۔

اوصاف کاملہ کی حامل یہ کتاب تحریف وتبدیل کو روکتی ہے، کوئی انسانی یا جناتی شیطان اس کے قریب نہیں پھٹکتا کہ اسے چوری کرے یا اس میں کوئی فقرہ داخل کرے یا اس میں سے کمی کرے۔ اس کے الفاظ اور معانی دونوں محفوظ من اللہ ہیں۔ (تیسیر الکریم الرحمٰن)

۵- ﴿ **أفلا يتدبرون القرآن و لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا۝** ﴾ '' کیا یہ لوگ قرآن پر غور وفکر نہیں کرتے؟ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو یقیناً لوگ اس میں بہت اختلاف اور تضاد پاتے''۔ (النساء: ۸۲)

یہ آیت رسول اللہ ﷺ کے صدق نبوت کی دلیل ہے۔ کہ یہ کتاب اختلاف وتناقض سے مبرا ہے، کیونکہ ایسا ممکن نہیں کہ ایک انسان برسہا برس تک مختلف حالتوں میں مختلف موضوعات پر اس قدر تفصیل سے گفتگو کرتا رہے، مگر اس کی کوئی ایک بات بھی دوسری سے متصادم نہ ہو۔ یہ خصوصیت صرف کلامِ الٰہی میں پائی جاتی ہے۔

۶- ﴿ **و انه لتنزيل رب العالمين۝ نزل به الروح الامين۝ على قلبك لتكون من المنذرين۝ بلسان عربي مبين۝** ﴾ '' بے شک یہ (کتاب) رب العالمین کا نازل کردہ ہے۔ جسے آپ کے دل پر پیکر امانت روح (جبرئیل) نے اتاری ہے۔ تاکہ آپ ڈرانے والوں میں سے ہو جائیں۔ اور صاف ستھری عربی زبان میں ہے۔'' (الشعراء: ۱۹۲-۱۹۵)

روح الامین علیہ السلام کی طرف نزول کی نسبت اس لیے ضروری سمجھی گئی کہ ہوسکتا ہے کسی علم واطلاع کا منبع اصلی تو پورے طور پر صاف اور محفوظ ہو، لیکن کسی شخص کے لیے اس کا ذریعہ اطلاع پورے طور پر قابل وثوق نہ ہو، اور اپنے منتہٰی تک پہنچتے پہنچتے وہ محفوظ نہ رہ سکی ہو۔ تو قرآن نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اس کا ذریعہ علم صرف وحی ہے، اور وہ بھی امانتدار ہستی جبریل علیہ السلام کے ذریعے سے ہے۔ لہٰذا یہ پیغام پوری طرح محفوظ ومأمون ہے۔ اس میں کسی قسم کی مداخلت کا امکان نہیں۔ (مطالعہ قرآن کے اصول ومبادی ص-۱۹)

علامہ ابن کثیر فرماتے ہیں: قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے آپ پر وحی کی ہے، جبریل امین کے ذریعے، یہ فرشتہ اللہ تعالیٰ کے ہاں عالی مرتبہ والا امانتدار ہے، ہر قسم کی کمی بیشی اور کوتاہیوں سے صحیح وسلامت ہے۔ تاکہ اس قرآن مجید کے ذریعے آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کی سزا اور سطوت سے آپ اور قرآن کریم کی مخالفت کرنے والوں کو تنبیہ کرے اور اس کے پیروکاروں کو خوشخبری دے۔ یہ کلام فصیح کامل وشامل عربی زبان میں اتارا گیا ہے تاکہ یہ لوگوں کے لیے آسان ہو جائے، حجت قائم ہو جائے، عذر ختم ہو جائے اور راہروئے منزل کے لیے مشعل راہ ہو جائے۔

۷- ﴿ **قل نزله روح القدس من ربك بالحق ليثبت الذين اٰمنوا و هدى و بشرى للمسلمين۝** ﴾ '' آپ کہہ دیجئے کہ اس قرآن مجید کو حق وصداقت کے ساتھ آپ کے رب کی طرف سے روح القدس نے اتارا ہے، تاکہ مؤمنین کے لیے ثابت قدمی، رشد وہدایت اور مسلمانوں کے لیے خوش خبری دینے والا

بن جائے۔" (النحل:۱۰۲)

۸- ﴿ **الٓر ، کتاب احکمت آیاته ثم فصلت من حکیم خبیر ۞** ﴾ "ایک ایسی کتاب ہے جس کی آیات پختہ بنائی گئی ہیں، پھر اس کے بعد بسط وتفصیل کر دی گئی ہے۔ یہ دانا اور باخبر ہستی کی طرف سے ہے۔" (ھود:۱)

۹- ﴿ **انا نحن نزلنا الذکر و انا له لحافظون ۞** ﴾ "ہم نے ہی ذکر (قرآن مجید) اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"۔ (الحجر:۹) علامہ ابن جریر طبری فرماتے ہیں: "اللہ تعالی فرماتے ہیں کہ ہم ہی اس قرآن کی حفاظت کے ضامن ہیں، اس میں اللہ تعالی کے سوا کسی اور کے کلام کو داخل کرنے اور اس قرآن میں شامل کسی حصے کو خارج کر دینے کا موقع نہیں دیں گے۔ یہی تفسیر مجاہد اور قتادہ سے منقول ہے۔ (تفسیر طبری، سورہ الحجر:۹)

شیخ عبد الرحمٰن سعدی فرماتے ہیں: ﴿ **انا نحن نزلنا الذکر** ﴾ یعنی ہم نے قرآن اتارا، جس میں ہر چیز کا ذکر اور بیان ہے۔ احکام ومسائل اور دلائل واضحہ سب موجود ہیں۔ نصیحت کے خواہش مند نصیحت حاصل کرتے ہیں۔ ﴿ **و انا له لحافظون** ﴾ یعنی ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں، اس کے اتارتے وقت، شیطان و جنات کی چوری سے اور اتارنے کے بعد اپنے رسول ﷺ کے دل ودماغ میں اسے محفوظ کر کے، پھر آپ ﷺ کی امت کے دلوں میں اسے منقش کر کے حفاظت کرتے ہیں۔ اس کے الفاظ ہر قسم کی تغییر، کمی وبیشی سے محفوظ ہیں۔ اگر کوئی اس کی معنوی تحریف کے درپے ہو جائے تو کھرے اور کھوٹے میں فرق کرنے والے علمائے حق بیان کرتے ہیں۔ و هذا أعظم آيات الله و نعمه علی عباده المؤمنین۔ (تفسیر سعدی)

مولانا ابوالحسن علی ندوی مرحوم فرماتے ہیں: کتب سابقہ میں سے تورات میں سلاطین، تواریخ اور پیدائش کا مطالعہ کیجئے۔ ان پر تاریخیت کا رنگ غالب ہے، اس میں کہیں بھی وحی الٰہی کی کرن نظر نہیں آتی اور انسان کا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ اللہ کے کلام کا ترجمہ نہیں ہوسکتا۔ (مطالعہ قرآن ص-۶۸)

۱۰- ﴿ **لا تحرک به لسانک لتعجل به ۞ ان علینا جمعه و قرآنه ۞ فاذا قرأناه فاتبع قرآنه ۞ ثم ان علینا بیانه ۞** ﴾ "(اے محمد ﷺ) وحی کے پڑھنے کے لیے اپنی زبان نہ چلایا کرو کہ اس کو جلد یاد کر لو۔ اس کا جمع کرنا اور پڑھوانا ہمارے ذمے ہے۔ جب ہم وحی پڑھا کریں تو تم پھر اسی طرح پڑھا کرو۔ اس کا بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے۔ (القیامة :۱۶-۱۹)

شاہ ولی اللہ فرماتے ہیں: مصاحف میں قرآن کو جمع کرنے اور امت محمدیہ کے قاریوں اور عام لوگوں کو اس کی تلاوت کی توفیق دینے کا وعدہ ہم پر لازم ہے۔ آپ ﷺ مشقت نہ اٹھائیے، ہم ہر زمانے میں ایک جماعت کو قرآن کے مشکل الفاظ کی شرح اور سبب نزول وغیرہ کے بیان کی توفیق دیں گے۔ اور یہ کام آپ کے حفظ وتبلیغ کے بعد کا ہے۔

حفظ قرآن کا وعدہ حق اسی طرح ظاہر ہوا کہ لوگ اسے مصاحف میں جمع کرتے ہیں، اور مشرق ومغرب کے سارے مسلمان

شب و روز اس کی تلاوت کرتے ہیں۔" (ازالۃ الخفاء :۱/۵۰)

۱۱- ﴿**قل لئن اجتمعت الانس و الجن علیٰ ان یأتوا بمثل هذا القرآن لا یأتون بمثله و لو کان بعضهم لبعض ظهیرا**۞﴾ "آپ کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور جنات اس قرآن جیسا بنا کر پیش کرنے پر ایک دوسرے کے مددگار ہو بھی جائیں، تب بھی پیش نہیں کر سکیں گے۔" (الاسراء:۸۸)

مشہور ادیب و نقاد احمد حسن زیات رقمطراز ہیں: "اس قرآن مجید کو جبرئیل امین نے رسول اللہ ﷺ پر آپ کی نبوت کی تصدیق، دعوت و تبلیغ کی پشتیبانی اور امت محمدیہ کے لیے دستور و آئین کے طور پر اتارا۔ اس کے بیان نے عربوں پر جادو کا اثر کیا، دلوں پر اس کی حکمرانی چھا گئی، اس کے دلائل نے معاندین کا ناطقہ بند کر دیا اور رسول اللہ ﷺ نے ادب و بلاغت کے ستونوں کو چیلنج دیا کہ اس قرآن کی ایک سورت جیسی بنا کر پیش کرو۔ مگر ان کی زبانیں گنگ، ان کے دلائل منقطع ہو گئیں۔ اور اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ﴿**لئن اجتمعت الانس و الجن**﴾ ان پر صادق آ گیا"۔ (تاریخ الادب العربی ص-۵۹)

۱۲- ﴿**ام یقولون افتراه قل فأتوا بعشر سور مثله مفتریات و ادعوا من استطعتم من دون الله ان کنتم صادقین**۞ **فان لم یستجیبوا لکم فاعلموا انما انزل بعلم الله و ان لا اله الا هو فهل انتم مسلمون**۞﴾ "کیا وہ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اس (محمد ﷺ) نے اس (قرآن) کو من گھڑت بنایا ہے؟ آپ کہہ دیجیے کہ پھر تم اس کی دس سورتیں جیسی بنا لاؤ اور سوائے اللہ تعالیٰ کے سب مددگاروں کو بلا لو۔ اگر تم اپنے الزام میں سچے ہوں۔ اگر یہ لوگ اس (دعوت مقابلہ) کو قبول نہ کریں تو جان لو کہ یہ قرآن اللہ کے علم سے اتارا گیا ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں۔ کیا تم مسلمان ہوتے ہو؟ (ھود:۱۳-۱۴)

یعنی کیا اس کے بعد بھی کہ تم اس دعوت مقابلہ کا جواب دینے سے قاصر ہو تو مسلمان ہونے کے لئے تیار ہو؟ یہاں ایک عجیب دعوت مقابلہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پورے قرآن مجید کا، اس کی دس سورتوں کا اور اس کی ایک مختصر سی سورت کا چیلنج دیا ہے، مگر فصاحت و بلاغت پر گھمنڈ رکھنے والے ادباء اور شعلہ بیان بلغاء ان میں سے ادنیٰ ترین چیلنج کو بھی قبول نہ کر سکے اور زبان حال سے اس کے سامنے سرنڈر ہو گئے۔

۱۳- ﴿**ولقد انزلنا الیک آیات بینات و ما یکفر بها الا الفاسقون**۞﴾

"اور ہم نے آپ کے پاس واضح اور روشن آیتیں اتاری ہیں ان کا انکار کافر لوگ ہی کرتے ہیں"۔ (بقرہ :۹۹)

علامہ محمد حنیف ندوی اس آیت کی تفسیر میں ارشاد فرماتے ہیں:

"ہمہ افادہ اور ہمہ خوبی اگر کوئی کتاب ہے تو وہ قرآن حکیم ہے اس کے وضوح پر درخشندہ مثال یہ ہے کہ اس طویل عرصے کے بعد بھی یہ ویسی ہی سمجھی جاتی ہے جیسے قرون اولیٰ میں۔ نفس تعلیم میں کوئی تحریف نہیں، حالانکہ انجیل دو سو سال کے بعد بالکل بدل گئی اور وید چند صدیاں بھی حوادث کا مقابلہ نہ کر سکا۔ (تفسیر سراج البیان تحت آیت مذکورہ)